S_1996_1_91_93

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

اسٹیٹ آف پنجاب اور دیگران

بنام۔

باکھشیش سنگھ

5 مئی 1997

کے۔راماسوامی۔اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

سروس کا قانون:

پولیس کے کانسٹیبل کو برخاست کرنا-طویل عرصے تک ڈیوٹی سے غیر مجاز غیر حاضری کا غلط استعمال-تفتیش کی گئی-سروس سے برخاست کیا گیا-مجرم کے ذریعہ مقدمہ-ٹرائل عدالت کے ذریعہ مسترد کیا گیا-پہلی اپیلٹ عدالت نے سزا کے سوال پر معاملے کو ریمانڈ کر دیا-منعقد ہوا، مناسب سزا دینا تادیبی اختیار کا کام ہے-سول عدالت اس سلسلے میں اپنے نقطہ نظر کو تبدیل نہیں کر سکتی-ٹرائل عدالت کے حکم نے تصدیق کی۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 4212۔

1996 کے آر ایس اے نمبر 1555 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 21.8.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

آر۔ایس۔سودھی کے لیے اے۔ایس۔سوہل، اپیل گزاروں کے لیے

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اگرچہ نوٹس کی خدمت کو یقینی بنانے کے لیے تمام اقدامات کیے گئے ہیں، لیکن مدعا علیہ سے خدمت کے لیے رابطہ نہیں کیا جا سکا۔ یہاں تک کہ آخری معلوم پتے کو بھی سروس کو متاثر کرنے کے لیے ٹیپ کیا گیا تھا؛ لیکن وہ بھی ناکام ثابت ہوا ہے۔ ان حالات میں یہ سمجھا جانا چاہیے کہ نوٹس جاری کیا گیا ہے۔

اجازت دی گئی۔

مدعا علیہ، جو ریاست پنجاب کی پولیس سروس میں کانسٹیبل تھا، ایک طویل مدت یعنی 7 نومبر 1986 سے 1 مارچ 1988 تک بغیر کسی چھٹی کے ڈیوٹی سے غیر حاضر رہا۔ اس کے نتیجے میں مدعا علیہ کے خلاف

تادیبی کارروائی شروع کی گئی اور تفتیش کی گئی۔تادیبی حکام نے ڈیوٹی کے لیے رپورٹنگ نہ کرنے کی لاپرواہی کی بنیاد پر اسے ملازمت سے برخاست کر دیا۔سی آئی ٹرائل عدالت نے مدعا علیہ کی طرف سے دائر مقدمہ خارج کر دیا۔اپیل پر، پہلی اپیلٹ عدالت نے سزا کے نکتے پر مقدمے کو ٹرائل کورٹ کے ذریعے دوبارہ غور کے لیے واپس کر دیا۔عدالت عالیہ نے 21 اگست 1996 کے اپنے فیصلے اور حکم نامے کے ذریعے دوسری اپیل نمبر 155/96 کو مختصر طور پر مسترد کر دیا ہے۔اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیلٹ عدالت نے نتیجہ درج ذیل درج کیا:

"میں نے مذکورہ بالا قانون کا جائزہ لیا ہے اور میری رائے ہے کہ اگرچہ مدعی خود کو غیر حاضر رکھنے میں بدانتظامی بذریعے اعتراف طور پر مجرم تھا لیکن بدانتظامی کو ذیلی قاعدے کے معنی میں بدانتظامی کے سنگین ترین عمل کے طور پر درجہ بند نہیں کیا جا سکتا۔دلیل اچھی طرح سے مبنی معلوم ہوتا ہے۔یہ سچ ہے کہ، عام طور پر، سزا کی سنگینی کا تعین کرنا سزا دینے والے اتھارٹی کا کام ہے اور اتھارٹی کی ہدایت میں مداخلت کرنا اس عدالت اختیارات کے دائرے میں نہیں ہے۔لیکن پھر اس اصول میں ایک اہم رعایت ہے اور وہ یہ ہے کہ عدالت اس حکم کو کالعدم قرار دے گی جو صرف غیر قانونی اور من مانی طور پر منظور کیا گیا ہے۔موجودہ معاملے میں، مدعا علیہان پر یہ واجب تھا کہ وہ برخاستگی کی سزا دینے سے پہلے اس نتیجے پر پہنچیں کہ مدعا علیہان سے منسوب بدانتظامی 'بدانتظامی کا سنگین ترین عمل' تھا۔یہ سچ ہے کہ جس تناظر میں اس اظہار کا استعمال کیا جاتا ہے اس کا مطلب ایسا عمل نہیں ہے جو بدانتظامی کا بالکل بدترین عمل ہے اور اس کا مطلب ہے، دوسری طرف، ایک ایسا عمل جو محض سنگین یا بدانتظامی کے انتہائی سنگین عمل کے برخلاف بہت زیادہ بدانتظامی کی نشاندہی کرتا ہے۔لیکن پھر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سزا دیتے وقت مدعا علیہان ذیلی قاعدے توضیعات کے مطابق زندہ نہیں تھے بصورت دیگر وہ نہ صرف اس نتیجے پر پہنچے کہ مدعا علیہان سے منسوب بدانتظامی سنگین ترین قسم کی تھی، برخاستگی کی سزا نہیں دیتے لیکن شاید اس سزا کو ان وجوہات کی بنا پر بالکل نہیں دیتے کہ بدانتظامی اگرچہ سنگین ترین قسم کی نہیں تھی۔بدانتظامی کے مطلوبہ قسم کے ہونے کے بارے میں دریافت کرنے کی کمی اعتراض شدہ حکم کو من مانی نوعیت کا بناتی ہے اور اس لیے اسے کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔"

یہ طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ مناسب سزا دینا تادیبی اتھارٹی کا کام ہے۔سول عدالت مجرم افسر پر عائد کی جانے والی سزا کی نوعیت پر تادیبی اور اپیلٹ اتھارٹی کے اپنے نقطہ نظر کو تبدیل نہیں کر سکتی۔اپیلٹ عدالت کے اس نتیجے کے پیش نظر کہ یہ ایک سنگین بدانتظامی ہے، اپیلٹ عدالت کو ٹرائل عدالت کے فرمان میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی۔عدالت عالیہ نے ذہن کا اطلاق کیے بغیر اور طے شدہ قانونی اصولوں کو نظر

اندازکرتے ہوئے اسے مسترد کردیا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔عدالت عالیہ اور اپیلٹ عدالت کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل عدالت کے احکامات کی تصدیق ہوتی ہے۔بنا قیمت کے۔

آر۔پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24